



محبت جاودانی ہے



NEW ERA MAGAZINE .com
Novels | Essays | Articles | Books | Poetry | Interviews

عینی راجپوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محبت جاودانی ہے

از عینی راجپوت

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



شہزادیوں کی طرح زندگی گزارنے والی اس لڑکی کی کہانی بھی عام کہانیوں جیسی ہی تھی چہرے پر چھائی معصومیت اور اس کی گھنی پلکیں اس کی شخصیت کی دو اہم ایسی خوبیاں تھیں کہ ہر دیکھنے والا ان دونوں خوبیوں کی بنا پر اسے کسی معصوم گڑیا سے تشبیہ دیتا تھا سترہ سال کی اس معصوم گڑیا کو زندگی کی مشکلات اور آزمائشوں کا علم اس وقت ہوا جب اس کے ماں باپ ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے اتنی کم عمری میں اکیلے زندگی گزارنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا تو اس بات کا یہ حل نکالا گیا کہ اس کا نکاح اس کے چچا زاد سے کر دیا گیا کالج سے واپسی پر یونیفارم ہی میں نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے وہ اس دنیا کی ایک انوکھی ہی دلہن لگ رہی تھی اس کی شادی اس سے دس سال بڑی عمر کے لڑکے سے کی گئی تھی جو شاید ناولوں کے ہیرو کی طرح انتہائی بد زبان اکڑو اور کھڑوس تھا ان تمام خامیوں کے ساتھ اس کے پاس ایک بہترین خوبی یہ تھی کہ وہ ذہین تھا جس کی بنا پر آج وہ ڈاکٹر کے عہدے پر فائز تھا اور ڈاکٹر خوابوں اور ناولوں کی دنیا میں رہنے والی اس لڑکی کے آئیڈیل ہوا کرتے تھے اسے صرف اس بات کی خوشی تھی کہ

اس کی دنیا بھی خوابوں کی دنیا جیسی ہونے والی ہے لیکن کون جانے کے
یہ زندگی انسان کو کیا کیا رنگ دکھاتی ہے

oooooooooooooooooooo

حریم بیٹا آپ تیار ہو گئی "احسان صاحب نے انتہائی محبت سے اسے"
مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تھا

جی چچا جان "اس نے نہایت عاجزی سے جواب دیا تھا"

تو بیٹا آج سے آپ عارب کے ساتھ ہی جایا کرو گی کیونکہ اب آپ"
اس کی ذمہ داری ہو اور دوسری بات اگر آپ کو کسی بھی چیز کی
ضرورت ہو تو آپ مجھے یا عارب کو بلا جھجک کہہ سکتی ہوں ٹھیک ہے
"بیٹا"

اور اس نے فرمانبرداری کے ساتھ سر ہلا دیا تھا

oooooooooooooooooooo

اٹھا نہیں عارب ابھی تک "عالیہ بیگم نے ملازمہ سے پوچھا تھا نہیں"

بیگم صاحبہ جو اب توقع کے مطابق آیا تھا

یہ لڑکا کبھی نہیں سدھرے گا وہ مایوسی سے سر ہلاتے ہوئے اس کے
کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

"عارب اٹھو بیٹا حریم کو کالج چھوڑ کر آؤ"

انہوں نے محبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا
مما آپ لوگوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے جب آپ کو پتہ ہے کہ میں "
صبح 11 بجے اٹھ کر ہو سپٹل جاتا ہوں تو یوں صبح صبح اٹھانے کا
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
..... مقصد

گھر میں ڈرائیور بھی تو موجود ہیں ان کے ساتھ بھیج دیں اور رحم
کرے مجھ پر آپ اچھی طرح جانتی ہے کہ میں رات ایک بجے جا کر
کہیں گھر آتا ہوں اور اب بجائے اس کے کہ میں اپنی نیند پوری کر لو
"آپ ہوگی صبح صبح میرے سر پر سوار

بد تمیزی کی تو انتہا ہے ویسے تمہارے بابا کو جا کر کہتی ہوں کہ

موصوف کو ابھی نیند پوری کرنی ہے پھر وہ بتائیں گے تمہیں آ کر کے
کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور وہ ان کی دھمکی پر فوراً بچوں کی طرح اٹھ
کر بیٹھ گیا تھا

مما آپ جانتی ہے نا کہ اس دنیا میں میں بابا کی علاوہ کسی سے نہیں "

ڈرتا " اس میں منہ بناتے ہوئے کہا تھا

تو اسی لیے کہا ہے کہ بہتر یہی ہے کہ تم نیچے پہنچو یہ نہ ہو کے مجھے
آپ کے والد محترم کو اوپر آپ کے کمرے میں بلانا پڑے عالیہ بیگم نے
رعب سے کہا تھا

بلیک میل کر رہی ہیں مجھے " اس نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا تھا "

ہاں کہہ سکتے ہیں " مسکراتے ہوئے جواب آیا تھا "

ایک تو بابا نے مجھے ایمو شنل بلیک میل کر کے میری شادی کروا دی
اور اب ایک آپ ہیں لگتا ہے آپ دونوں کو اپنی باتیں منوانے کے لئے
"میں ہی ملا ہوں"

ہاں تو اور کیا کرتے 27 سال کے ہو گئے ہو ابھی بھی تمہاری شادی نہ کرتے کیا؟ خود کو تو کوئی شوق نہیں تھا شادی کا تو یہ ذمہ داری بھی ہمیں ہی نبھانی تھی

ہاں تو شادی کروانی تھی تو کسی میچور لڑکی سے کرواتے اتنی کم عمر نہیں جس کا نہ فیوچر نہ کیریئر وہ بالکل بھی میرے ساتھ.....

دیکھو بیٹا یہ تم باپ اور بیٹے کا معاملہ ہے تو یہ باتیں تم اپنے بابا سے کرنا فی الحال مہربانی کرو اور فریش ہو کر فوراً نیچے آؤ اور اس کی بات مکمل سنے بغیر ہی وہ اس کے کمرے سے باہر چلی گئی تھی

oooooooooooooooooooo

ارد گرد سے بے نیاز سی اپنی دھن میں چلتی ہوئی وہ اس کی کار کے قریب آ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی

او لڑکی سنو آگے آ کر بیٹھو میں تمہارا کوئی ڈرائیور نہیں ہوں جو پچھلی"

سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی ہو اور وہ خاموشی سے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی کالج کی سفید یونیفارم میں گلے میں ڈوپٹہ ڈالے اور سر پر دو پونیاں بنائے وہ اسے ہائی اسکول کی بچی لگی تھی اس کو دیکھ کر اسے کسی معصوم گڑیا کا گماں ہوا تھا اس کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر ایک دفعہ کے لئے تو وہ کھو سا گیا تھا لیکن جلد ہی اس نے دل و دماغ میں آنے والے جذبات و خیالات کو ایک سائیڈ پر رکھا اور کار اسٹارٹ کر کے کالج کے راستے کی طرف موڑ لی

دیکھیے ہر انسان کا اپنا ایک نام ہوتا ہے یہ اوئے او کیا ہوتا ہے اتنے " بڑے ہو گئے ہیں آپ بلکہ ڈاکٹر بھی بن گئے ہیں لیکن دیکھیں تو ذرا بولنے کی ذرا سی بھی تمیز نہیں ہے کہ دوسرے شخص کو مخاطب کیسے کیا جاتا ہے حریم ہے میرا نام "حریم اقبال" اس لیے آئندہ او لڑکی کہنے کے بجائے حریم کہہ کر بلائیے گا سن لیا آپ نے "روعب سے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ اسے کہیں سے بھی کم عمر اور ان میچور نہیں لگی تھی جس کی وہ صبح اپنی ماں کے سامنے پیش گوئی کر رہا تھا

تو بہ ہیں ویسے ہر شخص بس مجھ پر ہی رعب جماتا ہے اس نے "
 بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا اور باقی کا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا

oooooooooooooooooooo

ایک بات تو بتاؤ یہ تم دو پونیاں کس لیے کرتی ہوں اسی لیے ناکہ "
 " تم ہر وقت چھوٹی بچی بنی رہو اور اپنی عمر سے اور بھی زیادہ چھوٹی لگو
 آپ سے مطلب میں دو پونیاں کروں یا چار " اس نے نروٹھے بن سے
 "کہا تھا
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "تمہیں تمیز نہیں ہے بڑوں سے بات کرنے کی

تو آپ کو بھی تو نہیں ہے چھوٹو سے بات کرنے کی "جواب ایک "
 سیکنڈ سے پہلے آیا تھا

کیا چیز ہے یہ لڑکی ہر بات پر میری ہی بے عزتی کرتی ہے اس نے دل
 میں سوچا تھا

بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی

عرب نے نے احسان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا جو کہ اخبار پر نظر ثانی کرنے میں مشغول تھے

ہاں کہو "ان کی نظریں ہنوز اخبار پڑ ہی تھیں اب وہ ان کے سامنے " پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

وہ میں نے بتانا تھا کہ میرا ٹرانسفر اسلام آباد ہو گیا ہے تو اگلے ہفتے سے "میری ڈیوٹی اسلام آباد میں ہوگی

تو ٹھیک ہے بیٹا آپ اور حریم اسلام آباد شفٹ ہو جائیں ویسے بھی آپ جانتے ہیں میں اور آپ کی ماما کچھ عرصہ کے لیے لاہور جا رہے ہیں اور یہ کام تو بہترین ہو جائے گا کہ حریم آپ کے ساتھ اسلام آباد شفٹ ہو جائے گی

لیکن میں حریم کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتا "اس نے ہچکچاتے " ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی

کیا مطلب ساتھ نہیں لے جانا چاہتا وہ بیوی ہے تمہاری تمہارے "

ساتھ نہیں رہے گی تو پھر کس کے ساتھ رہے گی "احسان صاحب نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

.....بابا وہ

بس عارب..... میں نے کوئی زبردستی نہیں کی " تھی تم پر شادی کی رضامندی کے لیے مانا کے اس رشتے میں میری مرضی شامل تھی لیکن فیصلے کا اختیار میں نے تمہیں ہی دیا تھا لیکن مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو آج کے دور میں آپ کو اپنی اولاد سے صرف یہی فیض مل سکتا ہے کہ آپ ان کو پڑھائیں لکھائیں ان کی ہر بات مانے بچپن سے لے کر جوانی تک ان کی ہر خواہش پوری کریں لیکن اگر آپ اپنی کوئی خواہش ان سے کریں تو آپ کو مایوسی اور ایسا رویہ ہی دیکھنے کو ملے گا "اپنے بات مکمل کرتے ہوئے وہ رنجیدہ ہو گئے تھے

ارے بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں ناخوش ہوں اس رشتے سے یا یہ زبردستی کا فیصلہ ہے وہ تو بس یونہی کہا

..... تھا کہ اگر وہ یہیں رہ کر اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کر لیتی تو

وہ میری بھتیجی ہی نہیں تمہاری بیوی بھی ہے اور سب سے بڑھ کر تمہاری ذمہ داری اپنی ذمہ داری کو سمجھو اب تم کوئی چھوٹے بچے نہیں ہو کہ جس کو اس کے فرائض کے بارے میں ہر روز یاد دہانی کروائی جائے

آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا بابا میں حریم سے کہتا " ہوں کہ وہ بھی پیکنگ کر لے " دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

oooooooooooooooooooo

سنے کیا آپ مجھے پھولوں والے گجرے اور رنگ برنگی چوڑیاں لا دیں " گے " اس نے مان سے کہا تھا

اب یہ گجرے کیا ہوتے ہیں "بیزاری سے سوال کیا گیا تھا وہ جو " دلہنیں پہنتی ہیں اور لڑکیاں بھی پہنتی ہیں پھولوں کے گجرے پتہ ہے

بہت پیارے لگتے ہیں ہاتھوں میں اور ان کی خوشبو
 اف..... انسان کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے
 اور رنگ برنگی چوڑیوں کی کھنک

آپ نا سارے رنگوں کی چوڑیاں لے کر آئیے گا کتنی اچھی لگے گی نہ
 میرے ہاتھوں میں "وہ جوش سے بولے جا رہی تھی
 کہاں سے ملیں گی یہ چیزیں.....؟؟

ان کے لئے تو لوکل مارکیٹ جانا پڑے گا کیونکہ یہ چیزیں شاپنگ مالز
 سے نہیں ملتی ہیں

تو تمہیں لگتا ہے کہ میں ان فضول چیزوں کے لئے لوکل مارکیٹ "
 جاؤں اتنا زیور ہے تمہارے پاس اتنی امپورٹڈ چوڑیاں اور بریسلیٹ ہیں
 وہی پہنو اور شوق پورا کرو ویسے بھی میرے پاس تمہاری ان فضول
 "خواہشوں کے لئے ٹائم نہیں ہے

..... لیکن مجھے وہ بہت پسند ہیں

تو کیا کروں کل کو کہو گی کہ ساری دنیا پسند ہے تو کیا ساری دنیا لا کر
تمہارے قدموں میں بچھا دوں گا دیکھو حریم میڈم وہ اور ہی مرد ہوتے
ہیں جن کو یہ چونچلے پسند ہوتے ہیں اس لیے آئندہ مجھ سے ایسی فضول
خواہشات کرنے کی ضرورت نہیں ہے

اور اس کے ان سخت الفاظ کو سہتے ہوئے خاموشی سے ایک آنسو پلکوں
کی بار توڑ کر اس کے گال پر بہ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موسم بدل رہا تھا اور بدلتی رتوں کے ساتھ اس کا محبوب بھی جیسے بدل
سا گیا تھا

..... محبوب

اسے کب عارب سے محبت ہوئی کب وہ اس کا محبوب بنا وہ جان ہی
نہیں پائی محبت ہوتے وقت پتہ تھوڑی چلتا ہے کہ یہ کب ہو جائے اس
کا کوئی مقرر وقت تھوڑی ہوتا ہے اور اسے محبت بھی تو اپنے محرم سے

ہوئی تھی جو اس کے لئے تو بہت معتبر تھی لیکن جیسے اس کے محبوب
کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی

دن بدن عارب کے رویے میں تبدیلی آرہی تھی اس کی طبیعت کا چڑچڑا
..... پن اس کا غصہ اونچی آواز میں چلا کر اس سے بات کرنا
وہ اکثر اس کے ایسے رویے پر سہم جایا کرتی تھی لیکن مقابل شخص کو
جیسے پروا ہی نہیں تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ اسے صرف کسی وجہ سے
برداشت کیے ہوئے ہے اور اس کا بس چلے تو اسے آج ہی اپنی زندگی
سے نکال دے

..... محبت کا فلسفہ بھی عجیب ہے

ہمیں اپنا محبوب ہمیشہ خود سے معتبر لگتا ہے اور اپنا وجود اس سے
..... کمتر

یوں لگتا ہے جیسے وہ اس دنیا کا سب سے حسین شخص ہے اور ہماری
خوبصورتی کا کیا وہ تو جیسے اس کے سامنے معنی ہی نہیں رکھتی

اگر محبت کا فلسفہ عجیب ہے تو دنیا کا قانون اس سے زیادہ انوکھا ہے کہ آپ کو ہمیشہ اس شخص سے ہی محبت ہوتی ہے جسے آپ کی ذرا پرواہ نہیں ہوتی ہے مختصر ہمارے محبوب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اردو ادب کی غزلوں میں موجود بے مروت اور لاپرواہ

محبوب

محبت تو برابری کا نام ہے نا پھر کیوں ہم ایک ہی شخص پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اگر محبوب خوبصورت ہے تو ہم بھی کسی سے کم نہیں اگر اس میں لاپرواہی اور غرور ہے تو ہماری بھی اپنی انا ہے

لیکن ایسا ہم سوچ سکتے ہیں کر نہیں سکتے؟؟؟

کیا کوئی اتنا خاص ہوتا ہے کہ ہم اس کے لیے اپنی انا ہی قربان کر دیں

..... لیکن یہ جو کمبخت دل ہے نا یہ کسی کی نہیں سنتا

آپ کے تصور میں کوئی نہ کوئی شخص ایسا ضرور ہوتا ہے جس کی کوئی

..... بھی بات آپ کو بری نہیں لگتی

..... جس پر آپ کو کبھی غصہ نہیں آتا

جس سے آپ کبھی ناراض نہیں ہوتے اور اگر ہونا بھی چاہیے تو بھی

!!!!!! نہیں ہو سکتے آخر کیوں

محبت کا فلسفہ اتنا عجیب کیوں ہے

آج اس کی نائٹ شفٹ تھی اور اسے ایمر جنسی وارڈ میں بھیج دیا گیا تھا
 ٹف روٹین میں اسے بریک لینے کا موقع بھی نہیں ملا تھا وہ دماغ پر کافی
 سٹریس محسوس کر رہا تھا جسم بھی کافی تھکا ہوا تھا

اب تو بس گھر جا کر کافی پی جائے اور آرام کیا جائے "خود کلامی"
 کرتے ہوئے اس نے ٹیبل سے کار کی چابی اٹھائی اور ہسپتال سے باہر
 نکل آیا تھا گھر آکر وہ سیدھا اپنے بیڈروم میں گیا تھا اندر داخل ہوتے
 اس کی نظر صوفے پر بیٹھی حریم پر پڑی تھی جو پورے اہتمام سے تیار
 ہو کر اس کے انتظار میں بیٹھی تھی

دیکھے تو ذرا کتنی دیر کردی آپ نے آج رات کے دو بج رہے ہیں اور
..... آپ اب آئیں ہیں گھر

کچھ اندازہ بھی ہے کتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی میں "ناراضگی سے"
کہتے ہوئے وہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی وہ اسے نظر انداز
کرتے ہوئے بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا "کتنا لیٹیٹیوڈ ہے ویسے آپ میں
ایک تو دیر سے گھر آئیں ہیں تو اس میں آپ کی غلطی ہے اور پھر اگنور
بھی کر رہے ہیں مجھے دیکھیں تو میں آپ کے لئے کتنا تیار ہوئی ہو وہ
اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی اور آج تو میں نے دو پونیاں بھی نہیں
کی ہیں اور یہ میکسی میری فیورٹ ہے میں صرف خاص موقع پر ہی اسے
پہنتی ہوں اور آج تو میں نے میک اپ بھی کیا ہے نیٹ سے سیکھا تھا
میں نے وہ خود ہی اسے ساری تفصیل سنانے لگ گئی تھی
تمہیں تیار ہونے کے لئے کس نے کہا تھا اور وہ بھی میرے لئے اس
نے میرے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا

پتا ہے میرے کالج میں ایک لڑکی ہے فور تھ ایئر کی وہ اپنی دوست کو"

بتا رہی تھی کہ بیویاں اپنے شوہروں کے لئے تیار ہوتی ہیں تو شوہر بہت خوش ہوتے ہیں اور ثواب بھی ملتا ہے اس نے معصومیت سے اپنی بات مکمل کی تھی

کیا.....؟؟؟

تیار ہونے پر ثواب

ہاں ناں پر میں نے کہا کہ شوہر کے لیے تیار ہونے پر "اپنی تمام تر"

معصومیت کو چہرے پر لاتے ہوئے اس نے جواب دیا تھا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھو حریم پہلی بات تو یہ کہ مجھے یوں لڑکیوں کا تیار ہونا سچنا سنورنا "

بالکل پسند نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ تمہارے کالج جا کر بات

کرتا ہوں کیا یہ تعلیم دے رہے ہیں وہ لوگ تمہیں "اس نے بیزاری

سے کہا تھا

"نہیں نہ کالج کا کیا قصور ہے اس میں میں تو خود ہی تیار ہوئی ہوں "

دیکھو حریم ابھی تم اتنی بڑی نہیں ہوئی ہو کہ اس رشتے کی نزاکت "

کو جان سکو یہ شوہر کے لیے تیار ہونا محبت کرنا ابھی تمہاری عمر کی باتیں نہیں ہیں تم فحال اپنی پڑھائی پر توجہ دو یہی بہتر ہے تمہارے لیے اور آئندہ اس طرح کی بیہودہ حرکت مت کرنا پلیز "نہایت سنجیدگی سے اسے

بار آور کرواتے ہوئے وہ بیڈ پر کروٹ بدل کر لیٹ گیا تھا اور اس کا محنت سے لگایا گیا آئی لائیز آنسوؤں میں بہہ گیا تھا

اگر آپ کو میک اپ اور فینسی ڈریس پسند نہیں ہے تو جھوٹے منہ " دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتے کہ میں اچھی لگ رہی ہوں لیکن مسٹر عارب آپ کو تعریف کرنا اور دل رکھنا آتا ہی کب ہے " دل و دماغ میں آنے والی سوچوں سے لڑتے ہوئے مسلسل روئے جا رہی تھی

oooooooooooooooooooooooo

آج اسے عجیب گھبراہٹ اور بے چینی ہو رہی تھی گھر میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا اس نے عارب کے ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا

لیکن مجھے تو ان کے ہسپتال کا ایڈریس ہی نہیں پتہ "پریشانی کے عالم " میں یہاں سے وہاں ٹہلتی وہ خود سے ہی ہم کلام تھی ڈرائیور سے کہتی ہوں ان کو پتہ ہوگا اور مانو جیسے مسئلہ کا حل ہی نکل آیا پندرہ منٹ بعد وہ اس کے ہسپتال کے روم میں بیٹھی تھی اس کی پر شوق نگاہیں سامنے ٹیبل کا طواف کر رہیں تھیں

تم کیا کر رہی ہو یہاں پر "غصے سے استفسار کیا گیا تھا لیکن اس نے " جیسے اس کے رویہ پر غور ہی نہیں کیا تھا عارب کتنا اچھا لگتا ہے جب آپ کے نام کے ساتھ ڈاکٹر لکھا ہو اور وہ آپ کی ٹیبل پر ایسی شان سے سجا ہو جیسے آپ کا نام یہاں پر اور آپ کی چیئر پر رکھا گیا وائٹ کوٹ کتنا اچھا لگتا ہے سب رکیں میں پہن کر دیکھتی ہوں اسے

ارے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ کورٹ پر بھی ایمبرائیڈری سے نام لکھا "ہوتا ہے کتنا پیارا لگتا ہے یہ

پہلی بات تو یہ کہ اس نام اور مقام کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے اور " جنہیں ڈاکٹر بننے کا اور وائٹ کوٹ پہننے کا اتنا ہی شوق ہوتا ہے تو وہ اپنی

محنت پر یہ سب حاصل کرتے ہیں نہ کہ دوسروں کے پہن کر اپنا شوق
"پورا کرتے ہیں"

عرب کے کہے گئے جملوں پر اس کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا
شاید وہ اس کے خواب تھے یا ارمان یا وہ ڈاکٹر بننے کی خواہش تھی یا
اس کا وہ جنون جس کے پیچھے کو بچپن سے پاگل تھی

oooooooooooooooooooooooooooo

یہ خوشخبری اس کے لئے بہت بڑی تھی لیکن اس نے کبھی سوچا بھی
نہیں تھا کہ اس کے سامنے کھڑے شخص کے لئے اس کی خوشی کی کوئی
اہمیت نہیں ہوگی

"میں تمہارے اس بچے کو قبول نہیں کر سکتا"

اس کے بے دردی سے کہے گئے الفاظ اس کے دل کو چیر گئے تھے
آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں یہ آپ کی بھی اولاد ہے "اپنی بات مکمل"
کرتے وہ روتی تھی

دیکھو حریم میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے میرے بھی جذبات " ہیں مانتا ہو اس رات میں بہک گیا تھا اور اب میں تمہیں بارہا سمجھا چکا "ہوں کہ ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے اور اس غلطی کو سدھار لیں گے

آپ کیسے اللہ کی دی گئی نعمت کو غلطی کہہ سکتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی اس نعمت سے محروم رکھتا ہے اور اگر اس نے ہمیں اولاد کی خوشخبری دی ہے تو آپ اسے ٹکرا رہے ہیں

مسلسل روتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی تھی لیکن جیسے سامنے والا شخص پتھر ہو چکا تھا

تم ابھی اتنی میچور نہیں ہوں کہ اس ذمہ داری کو اٹھا سکو

ذمہ داری میں نہیں اٹھا سکوں گی یا آپ ذمہ داری اٹھانا ہی نہیں " چاہتے جانتی ہوں اچھی طرح آپ کی پسندیدہ اور میچور ایجوکیٹڈ بیوی یہ سب نہیں چاہتی اور وہ آپ کو یہ گڈ نیوز سناتی تو آپ کبھی اس سے ایسا رویہ نہ رکھتے جو میرے ساتھ ہے

"خبردار اگر تم نے شانزے کے خلاف بات کی "

جانتی ہو اس کے بارے میں برا تو سننے سے رہے آپ اور جھوٹی

تعریفیں مجھ سے نہیں ہوتیں وہ بھی اپنی سوکن

کی وہ انتہائی خود غرض لڑکی ہے اور یہ بات

آپ بھی جلد ہی جان جائیں گے

تم ہوتی کون ہو اس کے بارے میں یہ سب کہنے والی بس بہت "

برداشت کر لیا میں نے اب میرا آخری فیصلہ یہی ہے کہ تم میری بات

" مانو گی اور ابھی میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو گی

اور اگر نہ جاؤں تو "اس نے ضدی لہجے میں کہا تھا

تو تم جا سکتی ہو اس گھر سے خود ہی جھیلو اس مصیبت کو "غصے سے "

کہتے ہوئے وہ اسے روتا ہوا چھوڑ گیا تھا

کتنی آسانی سے کہہ دیا آپ نے عارب کے چلی جاؤ یہاں سے یہ سوچے

بغیر کہ میرا آپ کے اور چچا کے علاوہ ہے ہی کون اس دنیا میں آپ

نے کہا میں آپ کو پسند نہیں میں ان میچور ہوں بچپنا ہے میرے اندر
میں نے ہر بات ہنسی میں اڑا دی پھر آپ نے کہا کہ آپ کو اپنی یونی
فیو شانزے سے شادی کرنی ہے کیونکہ ہمیشہ سے وہی آپ کی پسند رہی
ہے آپ نے وعدہ لیا کہ میں چچا کو اس بارے میں کچھ نہ بتاؤ اور میں
نے وعدہ کر لیا پکا وعدہ..... اس مقام پر بھی میں نے اپنا بچپنا
دیکھایا نہ اور آپ کو لگا آپ نے مجھے آسانی سے بیوقوف بنا لیا میں جانتی
ہوں میں بالکل پاگل ہوں جو صرف آپ کی ہر بات اس لئے مانتی آئی
ہے کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتی ہے اور یکطرفہ محبت کرنے والوں کو
سوال کرنے کی اجازت ہی کب ہوتی ہے انہیں تو صرف حکم ماننا ہوتا
..... ہے کہ جس میں محبوب خوش تو وہ بھی خوش

ہاں میں بچی ہوں جس نے کبھی آپ سے اپنا حق نہیں مانگا لیکن آج
بات میری نہیں میرے سے جڑے ایک وجود کی بھی تھی آخر کیوں
لوگ محبت کی قدر نہیں کرتے اور اپنے سے جڑے ان رشتوں کی جو
آپ کو بے پناہ چاہتے ہیں آپ بھی اس طرح روئے جیسے آپ مجھے رولا

رہے ہیں اور جس نعمت کو آپ نے ٹھکرایا ہے وہ دوبارہ کبھی آپ کو
میسر نہ ہو..... کسی کو بددعا نہ دینے والی حریم اقبال
آج اس شخص کو بدعا دے بیٹھی تھی جسے اس نے زندگی میں سب سے
زیادہ چاہا تھا

oooooooooooooooooooo

آج پانچ سال بعد اس نے اس گھر میں دوبارہ قدم رکھا تھا جس سے
جانے کے بعد اس نے عہد کیا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی اس گھر میں کیا اس
ملک میں بھی نہیں آئے گی لیکن اپنوں کی محبت اسے کھینچ لائی تھی

میں مانتی ہوں میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی پاکستان نہیں"
آؤں گی میں کبھی بھی اس شخص سے جڑے رشتوں سے نہیں ملوں گی
جس نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے میرے مشکل دنوں میں اکیلا چھوڑ دیا
لیکن آپ تو میرے محسن تھے اور جان سے عزیز شفقت کرنے والے
آپ ایک بار بلاتے ہیں آپ کی پکار پر دوڑی چلی آتی پر ایسے تو نہ
بلاتے کہ میں آپ کو اپنی بے اعتنائی اور لا تعلقی کی وجہ بھی نہ بتا پاؤں

احسان صاحب کی میت کے آگے روتے ہوئے اس کے گلے شکوے
جاری تھے

oooooooooooooooooooo

حریم جب سے پاکستان آئی تھی اس کا سامنا ابھی تک عارب سے سے
نہیں ہو پایا تھا اور عارب جو پانچ دن سے اپنے دوست کے اپارٹمنٹ
میں رہ رہا تھا پر کس لئے اور کیوں یہ بات وہ خود کو بھی نہیں سمجھا پایا
"تھا" اس کے گھر آنے سے میری ذات کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے
ایک دفعہ کے لیے جیسے اس نے خود کو تسلی دی تھی پھر آخر کیوں
میری ہمت کیوں نہیں ہو رہی اس کا سامنا کرنے کی اس سے بات
کرنے کی روز کی طرح آج بھی وہ اسی الجھن میں الجھ گیا تھا جس کو وہ
پانچ دن سے سلجھانے کی کوشش کر رہا تھا

oooooooooooooooooooo

بابا وہ جیسے ہی مین گیٹ سے لان میں داخل ہوا تھا پانچ سال کا ایک
بچہ دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا تھا

بابا آپ آگئے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہا تھا دیکھیے میں جب " سے پاکستان آیا ہوں سب سے پوچھ رہا ہوں کہ میرے بابا کدھر ہے پر کوئی بتا ہی نہیں رہا تھا اور دادو کو بھی نہیں پتا تھا آپ کہاں چلے " گئے تھے میں اب آپ سے ناراض ہو جاؤں گا اور کبھی نہیں بولوں گا

اور وہ حیران پریشان سا اپنے سامنے کھڑے اس بچے کو دیکھ رہا تھا جو ہو بہو اس کا عکس تھا وہی مغرور سی ناک اور آنکھوں میں انوکھی سی چمک جو پچپن میں کبھی اس کی آنکھوں میں ہوا کرتی تھی اب وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا اور اس کی ناک کو کھنچتے ہوئے کہا تھا

"آپ کا نام کیا ہے بیٹا"

آئی ایم "مسٹر شہیر عارب" بٹ ماما مجھے شیری کہتی ہیں اپنا ہاتھ آگے کرتا وہ اسے اپنا تعارف کروا رہا تھا اور وہ اس کی حرکت پر ہنس دیا تھا پر اگلے ہی پل اس کے نام پر غور کرنے پر حیران ہوا تھا اس کا بابا کہہ کر پکارنا اسے بچے کا پچپنا لگا تھا اسے گمان تھا کہ وہ شاید کسی غلط منہمی

کا شکار ہو گیا ہوگا

کیا نام بتایا تھا آپ نے دوبارہ بتانا "نرمی سے اس کا گال چھوتے "
ہوئے اس نے کہا تھا

آئی ایم شہیر عارب اور میری ماما کا نام حریم ہے اور بابا کا نام مسٹر
عارب احسان "اس نے ایک ہی سانس میں سب کے نام بول دیے
تھے

شیری حریم کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا تیزی سے ان کی طرف
آتے ہی وہ شہیر کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی "ماما کی جان کہاں
تھے آپ میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی جانتے بھی ہیں ماما کتنی
پریشان ہو گئی تھی "اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے وہ محبت سے اس
کے گال چومتے ہوئے کہہ رہی تھی اور عارب احسان نے حریم اقبال کو
چھ سال بعد اب دیکھا تھا

"ماما میں بابا سے مل رہا تھا "

اچھا مل لیے اب تو فوراً اندر چلو اور اس نے حکم مانتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ لگا دی تھی

کیا شہیر میرا بیٹا ہے "اس نے بے یقینی سے سامنے کھڑی حریم سے " استفسار کیا تھا

جی ہاں وہی بیٹا جو آپ کو نہیں چاہئے تھا اور ایک بات اور شہیر " آپ کا نہیں میرا بیٹا ہے

وہ مجھ سے بات کر رہا تھا اور تم نے اسے اندر بھیج دیا تم اس طرح " "میرے بیٹے کو مجھ سے دور نہیں کر سکتی ہو

اووووو..... بڑی محبت جاگ رہی ہے اب آپ کی اور دور " کرنا ہوتا تو کبھی بھی اس کو آپ کا نام اور شناخت نہ دیتی نا ہی آپ کی تصویر دکھاتی جسے دیکھ کر میرے بیٹے نے کئی سال انتظار کیا ہے کے اس کا باپ اس سے ملنے ضرور آئے گا مہربانی کر کے جب تک میں یہاں ہوں اس سے دور ہی رہیں گا میں نہیں چاہتی اسے اپنے باپ کی اس محبت کی عادت ہو جائے جو کبھی بھی آپ سے سود سمیت واپس

مانگ لی جاتی ہے "سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلی
گئی تھی

تم بالکل بھی نہیں بدلی آج بھی تم ویسی ہی ہو صدی اور نک چڑھی
جیسے آج سے چھ سال پہلے ہوا کرتی تھی کچھ بدلا ہے تو تمہارا دو
پونیاں کرنے کی جگہ ٹیل پونی کرنا

"حریم بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے"

وہ جب سے یہاں آئی تھی علیحدہ کمرے میں ہی رہ رہی تھی بلقیس بیگم
کے بار بار کہنے پر بھی وہ عارب کے کمرے میں نہیں گئی تھی

ارے چچی آپ کھڑی کیوں ہیں آئیں بیٹھے "اپنی گود میں سوتے ہوئے"
شہیر کو اس نے بیڈ کی سائیڈ پر لٹا دیا تھا اب وہ ان کے سامنے بیٹھ گئی
تھی

"یہ اتنا بڑا ہے اور تم ابھی بھی اسے گود میں لے کر سلاتی ہو"

انہوں نے ہنستے ہوئے کہا تھا

دنیا کے لیے میرا بیٹا پانچ سال کا ہے لیکن مجھے ابھی بھی یہ دو سال " کا بچہ ہی لگتا ہے جسے میری گود میں سوئے بغیر نیند نہیں آتی " اس نے مسکرا کر شہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

دیکھو بیٹا کب تک خود پر یہ بے حسی کا خول چڑھائے رکھو گی کہ " تمہیں فرق نہیں پڑتا میں نے تمہیں ہر معاملے اور گزرے تمام حالات سے آگاہ کر دیا صرف اس لئے کہ تم وہ غلطی نہ کرو جو کئی سال پہلے عارب سے ہوئی اب وہ ویسا نہیں رہا جیسا تم چھوڑ کر گئی تھی شانزے کے دیے گئے دھوکے کے بعد وہ دوبارہ بہت مشکل سے سنبھالا ہے آپ ماں ہیں اس لیے آپ کو صرف اپنے بیٹے کا دکھ نظر آرہا ہے " چچی میرا نہیں

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ میں نے پچھلے چھ سال کیسے گزارے ہوں گے..... بنا کسی سہارے کے بنا کسی اپنے کے

عارب کے پاس آپ تھی چچا تھے اور میرے پاس کوئی بھی نہیں تھا نہ میرا باپ جس سے میں اپنی تکلیف شہیر کر سکتی تھی اور نہ ہی مہربان

اور شفیق ماں جس کی آغوش میں چھپ کر میں رو سکتی تھی

عارب کی شانزے سے شادی کرنے کے بعد جب میں اس سے ملی تو

اس نے مجھے بار آور کروا دیا تھا کہ وہ عارب کو استعمال کر رہی ہے اور

اس نے ایک غرو سے مجھ سے یہ بات کہی کہ "پریشان نہ ہونا زیادہ

دیر نہیں رہوں گی تمہارے شوہر کے ساتھ" اور میں ہر روز عارب سے

اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن مجھے یہ کہہ کر

چپ کروا دیا جاتا تھا کہ میں شانزے سے جلتی ہوں اور میں نہیں چاہتی

کہ وہ دونوں خوش رہیں خیر میں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا اور

پھر ایک دن ایسا آیا کہ اس عورت کی محبت میں آپ کے بیٹے نے مجھے

گھر سے جانے کا کہہ دیا آپ چاہتی ہیں کہ میں اس عورت سے شکست

کھائے ہوئے شخص کی مرہم بن جاؤں

میرا وہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو بس یہ کہنا چاہ رہی ہوں"

کہ تم اپنے اور اس کے رشتے کو وقت دو شاید کوئی حل نکل آئے

میرے اور عارب کے رشتے میں اب صرف اتنی سی گنجائش ہے کہ وہ

میرے بیٹے کے باپ ہیں اور صرف یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے
میں اس گھر میں رہ رہی ہوں کہ میرا بیٹا باپ کی اس محبت کو نہ ترسے
جو اسے کئی سالوں تک نہیں ملی

oooooooooooooooooooo

بابا آپ بہت اچھے ہیں

اور اس نے مسکراتے ہوئے اپنی گود میں بیٹھے شہیر کی طرف دیکھا تھا
جو مزے سے چاکلیٹ کھا رہا تھا

آپ کو پتہ ہے بابا میرے فرینڈز کے بابا ان کے لیے بہت ساری "
چو کلیٹس اور کینڈیز لاتے تھے اور ماما نے کہا تھا کہ جب آپ کا کام ختم
ہو جائے گا اور آپ ہم سے ملنے آئیں گے تو آپ مجھے بھی ڈھیر ساری
چاکلیٹس لے کر دیں گے اور دیکھیے آج میرے پاس کتنی ساری
چو کلیٹس ہیں جو آپ نے لے کر دیں " وہ خوش ہوتے ہوئے اپنی
باتیں اسے بتا رہا تھا

میں مانتی ہوں میرا تم سے شادی کرنا ایک مقصد کے تحت تھا میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہاری کمپنی وہ پروجیکٹ کرے جو ہر سال سے ہماری کمپنی کرتی آرہی ہے اور اس بار انہوں نے تمہارے بابا کی کارکردگی اور صلاحیت کی بنا پر تمہاری کمپنی کو دیا ہماری کمپنی نے ہر طرح سے تمہارے بابا کو اس پروجیکٹ کو نہ کرنے کے لیے کئی طرح کی ڈیمانڈز کی لیکن وہ نہیں مانے اور جب مجھے پتہ چلا کہ ہماری کمپنی کے لئے وبال جان بننے والا شخص کوئی اور نہیں عارب احسان کے والد محترم احسان صاحب ہیں جن کے لاڈلے بیٹے نے میڈیکل کالج کے دنوں میں مجھے پریپوز بھی کیا تھا تو جیسے مسئلہ ہی حل ہو گیا میں نے تم سے دوبارہ رابطہ جوڑا اور تمہارے کہنے پر تم سے شادی بھی کرنا پڑی کیونکہ شادی کر کے تم سے اپنی بات منوانا مجھے زیادہ آسان لگا پھر تم نے خود اپنے

" بابا سے اس کنٹریکٹ پیپر پر سائن کروائے

اب تم پروجیکٹ کی بات کر رہی ہوں تو پھر تم نے میرے حصے کے "

شیر اپنے نام کیوں لگوانے کا کہا تھا

یہ سب تم نے میری محبت میں کیا تھا میں نے تمہیں فورس تو نہیں " کیا تھا " اور وہ اپنے ہر فعل و قول سے صاف مکر گئی تھی

اب میرا کام ہو گیا تو کیوں میں تمہاری اس مصیبت کو بھی جھیلی اور ویسے بھی مجھے تمہارے ساتھ کون سا ساری زندگی گزارنی تھی

شانزے وہ کوئی مصیبت نہیں ہمارا بچہ تھا تمہاری اور میری محبت کی نشانی جانتی بھی ہو کہ میری کتنی خواہش تھی کہ میری پہلی اولاد تم میں سے ہوں تمہاری محبت کے لیے میں نے اللہ کی نعمت کو بھی ٹکرایا اور آج مکافات عمل دیکھو اس نے مجھے اس عورت کے ہاتھوں ہی توڑ دیا جس سے میں نے سب سے زیادہ محبت کی تھی کیسے کر لیا یہ سب تم نے تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہوں " اور یہی سوال مسٹر عارب میں تم سے بھی کر سکتی ہوں کہ تم نے بھی کسی کو یہ سب کرنے کے لئے کہا تھا اور..... اب اگر میں نے وہ کام کر لیا تو کون سا قیامت آگئی ہے

اور ایک مہینے کے اندر اندر سب ختم ہو گیا تھا

عارب سے طلاق لے کر شانزے دوبارہ شادی کر چکی تھی اور عارب

احسان کو ہر روز کسی کی درد بھری آواز سنائی دیتی تھی "آپ کیسے اللہ کی دی گئی نعمت کو غلطی کہہ سکتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی رحمت سے محروم رکھتا ہے اور اگر اس نے آپ کو اپنی اس نعمت سے نوازا ہے تو آپ اسے ٹکرا رہے ہیں "اسے لگا تھا کہ اب اسے بھی اولاد کی نعمت سے محروم کر دیا گیا ہے لیکن شہیر کو دیکھنے کے بعد وہ کتنی ہی دیر اپنے رب کی رحمتوں اور کرم نوازیوں پر اشک بہاتا رہا تھا

بابا کیا ہوا آپ کو آپ رو رہے ہیں کیا؟؟
ماضی کی کچھ تلخ یادیں جب بھی وہ یاد کرتا تھا یونہی آنسو نکل کر گال پر بہہ جایا کرتے تھے اور اسے علم ہی نہیں ہوتا تھا

نہیں بابا کی جان بابا کیوں روئیں گے اب تو بابا کے پاس شیری ہے "
"نہ آپ تو اب جان ہو بابا کی

اور اس کو اپنے آغوش میں اس طرح چھپا لیا تھا جیسے اس کو ڈر ہو کہ اس کی جانِ عزیز چیز اس سے چھین لی جائے گی

اور ابھی مجھے آپ کے ساتھ فٹبال کھیلنی ہے اور ڈھیر سارے "
 "کھلونے بھی لینے اور ہم ریس بھی لگائیں گے ٹھیک ہے بابا
 اوکے بابا کی جان اب سے جو شیرمی کہے گا وہی ہوگا "اس نے"
 مسکراتے ہوئے کہا تھا

oooooooooooooooooooo

یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں اس نے حریم کو ایک خوبصورت
 گفٹ پیپر میں لپٹا ہوا پیکٹ پکڑتے ہوئے کہا تھا
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 جب حریم نے پیکٹ لے کر اسے کھولا تو ایک ڈبے میں ڈھیروں "
 رنگ برنگی چوڑیاں تھی عارب نے اسے یہ گفٹ دے کر ایک دفعہ پھر
 ماضی یاد کروا دیا تھا

"میں یہ نہیں لے سکتی ہوں "

لیکن کیوں؟؟؟؟ تمہیں تو یہ بہت پسند تھی نا "اس نے مان سے "
 کہا تھا

تھی لیکن اب نہیں ہیں ویسے بھی وقت کے ساتھ انسان کی پسند " بدلتی رہتی ہے اور ایک بات یاد دلانا تھی آپ کو کہ کسی نے کہا تھا "کہ اسے یہ چونچلے پسند نہیں ہے تو ایسے خواہش کرنا چھوڑ دی ہیں اب اچھی طرح سمجھ آرہی ہے کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو لیکن کیا تم ماضی کو بھلا نہیں سکتی ہو حریم

آپ شاید بھول رہے ہیں مسٹر عارب کہ الفاظ سے دیئے گئے زخم " نہ تو اتنی جلدی بھرتے ہیں اور نہ ہی انہیں بھولا جا سکتا ہے وہ اور ہی مرد ہوتے ہیں جن سے پوری دنیا بھی مانگ لی جائے تو وہ اسے آپ کے قدموں میں تو نہیں بچا سکتے ہیں لیکن اپنی زبان سے صرف محبت کا ایک بول بول کر ساری دنیا میں معتبر کر دیتے ہیں "اس کے لئے اپنے الفاظ کہنے آسان تھے لیکن جب آج اس کو اس کے اپنے ہی الفاظ واپس مل رہے تھے تو اسے نہ جانے کیوں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور شاید یہی تکلیف اس وقت میں اس کے یہ الفاظ سہنے والے نے بھی محسوس کی تھی

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اسے آج بھی عام روٹین کی طرح جینس شرٹ اور ٹیل پونی میں ہی نظر آئی تھی ٹی وی پر فیشن شو دیکھتے ہوئے وہ خود کو انتہائی مصروف ظاہر کر رہی تھی حریم کو جینس شرٹ میں دیکھ کر اسے ایک عجیب سی الجھن ہوتی تھی حالانکہ جس کلاس سے اس کا تعلق تھا وہاں اس طرح کا لباس پہننا عام تھا لیکن اس کا دل ایک عجیب ہی خواہش کرتا تھا کہ وہ بھی مشرقی عورتوں کی طرح مشرقی لباس پہن کر اس کا انتظار کرے صبح کا ناشتہ اسے اپنے ہاتھوں سے کروائے اسے صبح آفس کے لیے جگائے اس کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کیا کرے اور صرف اس کا ہی خیال رکھے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ تمام کام فلحال تو ناممکن ہے لیکن یہ جو دل ہے نا..... ہمیشہ انہی چیزوں کی خواہش کرتا ہے جو ہماری دسترس میں نہیں ہوتیں

سنو تم یہ جینز شرٹ پہننا چھوڑ نہیں سکتی ہو کیا؟ صوفے پر اس کے " قریب بیٹھ کر اس نے آہستہ سے سرگوشی کی تھی

کیوں ویسے بھی تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے جینس شرٹ " پہنوں یا شلوار قمیض "جواب توقع کے مطابق آیا تھا جانتا ہوں کہ تم چھ سال یو ایس میں رہی ہو تو یہ لباس چھوڑنا مشکل ہے تمہارے لیے میں تم پر پابندی نہیں لگا رہا ہوں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم کبھی کبھی مشرقی لباس بھی پہن لیا کرو

ایک وقت تھا جب کسی کو میرا مشرقی لباس مشرقی حلیہ سجا سنورنا " پسند نہیں تھا اس وقت کسی کو میرے مشرقی لباس پر اعتراض تھا تو آج مغربی..... مختصر یہ ہے کہ آپ خود کو کسی کی پسند میں نہیں ڈھال سکتے ہیں اور اب تمہارے لیے یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ میں کیا پہنتی ہوں اور کیا کرتی ہوں کیونکہ یہ حق اب تم "اکھو چکے ہو مسٹر عارب

ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے وہ اس پر طنز کر رہی تھی

آخر کب تک یوں بے رخی والا رویہ رکھو گی مجھ سے؟؟ "

تم ماضی کو بھولا کر مجھے معاف بھی تو کر سکتی ہو

"ہاں جیسے بھولنا اور معاف کرنا بہت آسان ہوتا ہے "

کوشش تو کر ہی سکتی ہوں نا "اس نے بے چارگی سے کہا تھا"

کوشش بھی نہیں کر سکتی اور نہ ہی کرنا چاہوں گی کیونکہ وہ محبت "

اب مر گئی ہے جس پر کبھی صرف تمہارا حق ہوا کرتا تھا اب تمہارے

نام پر تمہیں دیکھ کر یہ دھڑکنیں بے ربط نہیں ہوتیں

ہیں.....

عرب تم نے اس لڑکی کی محبت کی قدر نہیں کی جس نے تمہیں دیکھ

کر جانا تھا کہ محبت ہوتی کیا ہے تم میری کچی عمر کی وہ محبت تھے جس

کے ساتھ میں نے خوابوں کی دنیا میں نہ جانے کتنے ہی مضبوط خواب

بنے تھے یاد ہے ایک دفعہ تم نے کہا تھا کہ فضول خواہش مت کیا کرو

اور نا ہی میرے سامنے اپنی پسند کا ذکر کہ کل کو اگر تم کہو کہ مجھے

ساری دنیا پسند ہے تو کیا ساری دنیا تمہارے قدموں میں لا کر بچھا دوں

گا لیکن تم نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ محبت کرنے والوں

کے لئے تو ان کا محبوب ہی ان کی ساری دنیا ہوتا ہے تو اگر میں نے تم

سے تمہیں مانگ لیا تھا تو اس میں برائی کیا تھی یہ سودا اتنا مہنگا تو نہیں
..... تھا تمہارے لیے

لیکن خیر ماضی کو یاد کر کے مجھے ہمیشہ اذیت ہی ملتی ہے اور اب تمہاری
خواہش ہے کہ میں تمہارے لئے مشرقی بیوی بن جاؤ میری خواہش
میرے ارمان تو تم نے اس عمر میں مار دیے تھے جب لڑکیاں خواب
دیکھنا شروع کرتی ہیں اس وقت تمہیں میری پاکیزگی میری معصومیت
اور حیا ان میچورٹی اور بچپنہ لگتا تھا اور
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsanay|Arts|Poetry|Interviews
..... میری شرارتیں ڈرامے

دیکھو حریم تمہارے جو بھی گلے شکوے ہیں سب جائز ہیں مانتا ہوں
میرے سے غلطیاں ہوئیں ہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں ہوئیں ہیں لیکن تم
مجھے ایک موقع تو دے سکتی ہوں نہ میں دوبارہ سب کچھ پہلے جیسا تو
نہیں کر سکتا ہوں لیکن موجودہ حالات کو بہتر بنانے اور آنے والے
مستقبل کی بہتری کے لیے ایک کوشش تو کر سکتا ہوں

ان باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے میری اتنی ہی فکر ہوتی تو "

دوسری شادی نہ کرتے باقی ایک بہترین زندگی گزار ہی چکے ہو ایک
 میچور، ایجوکیٹڈ ارو ہائی اسٹینڈرڈ لڑکی کے ساتھ اب کیا کرنا رہ گیا ہے
 "تمہاری زندگی میں

طعنہ دے رہی ہو..... حالانکہ تم تمام حالات سے آگاہ ہو اور
 اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس کے ساتھ گزارے دو سال میں نے کس
 "اذیت میں گزارے ہیں

طعنہ نہیں دے رہی بس یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ تم سے طلاق نہ لے
 کر غلطی کی اگر طلاق لی ہوتی تو میں بھی آج دوسری شادی کر کے
 "ایک خوشحال زندگی گزار رہی ہوتی

فضول گوئی مت کرو حریم "اس نے غصے سے کہا تھا"

اوہو اتنا غصہ کیوں آرہا ہے تم کر سکتے ہو تو میں کیوں نہیں
 ہاں.....

کہا نا غلطی تھی میری اور مانتا بھی ہوں اسے اور تم نہ تو دوسری شادی

کر سکتی ہو اور نہ ہی میں ایسا کچھ ہونے دوں گا کیونکہ ابھی اتنی ہمت ہے مجھ میں کہ تمہارا اور اپنے بچے کا خیال رکھ سکتا ہوں میں اچھا تو یہ خیال رکھنا اس وقت کہاں تھا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی یہ جسے تم اپنا بچہ کہہ رہے ہو جس دن اس نے دنیا میں آنکھ کھولی تھی..... تو اس کو اپنا بچہ کہنے والا باپ کہاں تھا بتاؤ مجھے

اس نے دنیا میں آنکھ کھولتے ہی اپنی ماں کو دیکھا تھا تم نے مجھے اس وقت چھوڑا تھا جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی اپنی زندگی کے مشکل ترین سال میں نے اکیلے گزارے ہیں تم جانتے بھی ہو کیسے پالا ہے میں نے اسے صبح میڈیکل کالج اور رات کو نائٹ شفٹ کر کے اپنے بیٹے کو کئیر ٹیکر کے پاس چھوڑ کر انتہائی مشکل حالات گزارے ہیں میں اکثر ڈبل شفٹ بھی کیا کرتی تھی کیونکہ اس کے دودھ اور دوسرے اخراجات کے پیسے نہیں ہوتے تھے یہ سب اس لڑکی نے کیا جسے تم نے ان میچور کم عمر اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا تھا کہ اس کا کوئی کیرئیر کوئی فیوچر ہی نہیں ہے اور آج تم اس بچے کے باپ بن گئے ہو جسے

تم لینا ہی نہیں چاہتے تھے

میری بلا سے تم سے رکھو نہ رکھو یہ تمہارا معاملہ ہے "یہ الفاظ شاید " تمہارے ہی تھے نہ اپنی بیوی کی محبت میں تم اپنی ذات سے جڑے وجود کو تو بھول ہی گئے تھے تو پھر کس حق سے اسے اپنا کہہ رہے ہو اسے میں نے پالا ہے اسے میں اس دنیا میں لائی ہوں خیال رکھنا تھا تو ان نو ماہ میں کیوں نہیں رکھا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی آپ جب مجھے ان سب مشکلات کی عادت ہو گئی ہے تو تم مجھے دوبارہ آسانیوں کی طرف لے کر مت جاؤ میں نے اکیلے ہر مشکل کو برداشت کرنا سیکھ لیا ہے پلیز مجھے کوئی ایسا خواب مت دکھاؤ جو دوبارہ سے میری زندگی میں اذیت کا باعث بنے تم اچھی طرح جانتے ہو میں صرف چچی کے کہنے پر اب تک اس گھر میں رکی ہوئی ہوں تم اب وہ گزرے ہوئے سال واپس نہیں لا سکتے ہو میری وہ معصومیت وہ شرارتیں اور بے پروا

".....زندگی

زیست کے ماہ و سال کا حساب کرتے ہوئے جب وہ ماضی میں کھوئی تو

ایک ایک کر کے ہر دکھ ہر تکلیف ہر شکوہ زبان پر آتا گیا آنسو روانی سے
اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے

"حریم پلیز رو تو مت میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا یار

ماما اب آ بھی جائیں کمرے میں " وہ حریم کو ڈھونڈتا ہوا ٹی وی لائونج "

"میں آ گیا تھا اور اسے روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

" کیا ہوا ماما

ڈانٹا ہے تمہارے بابا نے مجھے " حریم نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے "

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے کہا تھا

جیسے جیری انکل ڈانٹتے تھے اپنی وائف کو ویسے ہی "اس نے "

معصومیت سے سوال کیا تھا

ہاں ویسے ہی "آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اس کی بات پر مسکرا دی "

تھی

بابا آپ تو اچھے والے بابا ہیں پھر آپ نے کیوں ڈانٹا ماما کو؟؟؟

یار یہ چیٹنگ ہے کب سے یہ لڑائی کیے جا رہی ہے مجھ سے اور "

"اب کہہ رہی ہے کہ میں نے ڈانٹا ہے

دیکھیے ماما لڑائی کرنا تو بری بات ہے چلیں آپ جلدی سے بابا سے

سوری کر لیں

ٹھیک ہے بابا اب وہ حریم کی گود سے اٹھ کر عارب کے پاس آ گیا تھا

واہ میرا بیٹا تو بڑا سمجھدار ہے..... شریر انسان

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.....شریر نہیں ہوں میں شہیر ہوں بابا

ماما دیکھیں تو بابا مجھے ہر بار شریر کہتے ہیں اس منہ بناتے ہوئے کہا تھا

اچھا بابا سوری "عارب نے ہنستے ہوئے کہا تھا"

.....پر بابا تو آپ ہیں میرے

توبہ کیا چیز ہے یہ لڑکا "عارب نے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا تھا "

موبائل کی بیل بجنے پر جب اس نے موبائل اٹھایا تو اسکرین پر کال

کرنے والے کا نام دیکھ کر وہ حیران ہو گیا تھا کال اٹینڈ کر کے موبائل

کان سے لگانے کے بعد دوسری طرف سے کی جانے والی بات نے اسے اور حیران کر دیا تھا "کافی رات ہو گئی ہے کب تک گھر واپس آؤ گے"

"عاب"

حریم کی آواز موبائل اسپیکر سے گونجی تھی

میری آج نائٹ شفٹ ہے دیر سے ہی آؤں گا "اور دوسری طرف "

اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی کافی دیر تک جب اس کی طرف سے کوئی بات نہ ہوئی تو عاب نے ہی دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا تھا

کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ اگر کوئی پریشانی والی بات ہے تو بتاؤ میں "

ابھی گھر آ جاتا ہوں "اس نے بے چینی سے کہا تھا "بس میرا ہاتھ جل گیا تھا تو تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ جب تم آؤ گے تو چیک کروا لوں گی لیکن اب جلن ہو رہی ہے اور درد بھی "اس کی تکلیف کا اندازہ اس کی آواز سے واضح طور پر لگایا جا سکتا تھا

جب ہاتھ جلا تھا تب ہی تمہیں اسپتال آ جانا چاہیے تھا میں آ رہا "

.....ہوں تمہیں لینے

نہیں زیادہ نہیں جلا بس تھوڑا سا زخم ہے میں ڈرائیور کے ساتھ خود"
آجاتی ہوں تم بتاؤ تم کہاں ملو گے کیوں کہ مجھے تمہارے روم نمبر کا
"نہیں پتہ"

تم ہاسپٹل آؤ میں مین گیٹ پر ہی ملوں گا تمہیں "اور رابطہ منقطع ہو"
چکا تھا

oooooooooooooooooooo

وہ شہیر کو اپنے ساتھ اسپتال لے کر پہنچی تو عارب اسے مین گیٹ کے
پاس ہی کھڑا نظر آیا تھا

میرے روم میں چلتے ہیں پھر دیکھتا ہوں کہ مسئلہ کیا ہے "حریم کے"
قریب آنے پر اس نے کہا تھا

اوہ تو میرا بیٹا بھی ساتھ آیا ہے "اس نے شہیر کو گود میں اٹھاتے"
ہوئے کہا تھا

بابا ماما کہہ رہی تھی کہ تم گھر پر ہی رہو لیکن میں نے کہا کہ میں بھی

ساتھ چلوں گا میں آپ سے مل لوں گا آپ کل سے گئے ہوئے ہیں نا
"اور دیکھیں آج بھی گھر نہیں آئے"

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

ارے بابا کی جان بس کچھ ٹف شیڈول چل رہا ہے اور جو تمہارے آنے
کی خوشی میں چھٹیاں کی تھیں نا بس ان چھٹیوں کے فائن کے طور پر
اور ٹائم لگانا پڑ رہا ہے "وہ اسے کسی بڑے افسر کی طرح اپنی ساری
روٹین سے آگاہ کرتے رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
oooooooooooooooooooo

دیکھاؤ اپنا ہاتھ کہاں سے جلا ہے "اس کے کہنے پر حریم نے اپنا ہاتھ "
آگے کر دیا تھا

یہ کیا کیا ہے تم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ "چھالوں سے بھرے ہاتھ "
کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا

تم تو کہہ رہی تھی کہ صرف تھوڑا سا جلا ہے..... کیا کر رہی

تھی جو یوں بری طرح ہاتھ جل گیا؟؟؟؟؟

شیری ضد کر رہا تھا کہ اسے پاستہ بنا کر دوں بوائے کیے ہوئے پاستا " کو باؤل میں نکال رہی تھی بس دھیان نہیں رہا اور ابلتا ہوا پانی ہاتھ پر "گر گیا

اچھا تو دھیان نہیں رہا..... ویسے آج کل تمہارا دھیان رہتا کہاں ہے "اس نے پر سوچ انداز میں کہا تھا

زیادہ الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے میرا دھیان میرے پاس " ہی ہوتا ہے سمجھے..... بس یہ بتاؤ کہ ہاتھ کا کیا کرنا ہے اب؟؟؟؟؟

کاٹنا پڑے گا "اس نے سنجیدگی سے کہا تھا "

کیا؟؟؟؟؟

اسے یوں لگا جیسے اسے عار کی بات سننے میں غلطی ہوئی ہے

نہیں کیا مطلب کہ کاٹنا پڑے گا..... اب اتنی بھی کوئی بڑی "

بات نہیں ہے صرف چھالے ہی تو بنے ہیں "زبان سے ہر لفظ

ہکلاتے ہوئے ادا ہو رہا تھا جیسے اس کی زبان اس کا ساتھ نہ دے رہی
ہو

صرف چھالے ہیں؟؟؟ تم اچھی طرح دیکھو ہاتھ بالکل ڈبیج ہو چکا ہے"
مطلب اب اس کا کوئی حل نہیں ہے سوائے یہ کہ اس کو کاٹ دیا
جائے"

تم مذاق کر رہے ہو نا "اس نے معصومیت سے کہا تھا"
میرے چہرے سے لگتا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں "اس نے بے"
یقینی سے عارب کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی
تھی کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اس سے یہ بات مذاق میں
کر رہا ہے

.....پر عارب

اس سے اپنا جملہ بھی مکمل نہیں ہو سکا تھا اور ٹپ ٹپ آنسو آنکھوں
سے رواں ہو گئے تھے

ارے تم رونے کیوں لگ گئی "عرب کے پوچھنے پر بھی اس نے "
کوئی جواب نہیں دیا تھا

وہ اسے چھ سال پرانی وہی معصوم سی گڑیا لگی تھی

..... حریم

مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اس نے محبت پاش لہجے میں
اسے پکارا تھا

اچھا ایک بات بتاؤ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ تمہارے میڈیکل
کالج والوں نے تمہیں ڈاکٹر کی ڈگری کیسے دے دی تمہیں تو یہ بھی
نہیں پتہ کہ ہاتھ جلنے پر کسی کا ہاتھ نہیں کاٹتے ہیں
..... پاگل

اور اس کی بات پر اسے ایک سیکنڈ لگا تھا عرب کی شرارت کو سمجھنے
کے لیے

دفع ہو جاؤ تم بات نہیں کرنی مجھے تم سے "غصے"

سے کہتے ہوئے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی

اچھا نا لاؤ ہاتھ دیکھاؤ بس کچھ کٹ لگے گے چھالوں پر
اور بعد میں زخموں کی صفائی کر دیں گے

مجھے کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانا ہے تم سے نہ تو بات کرنی ہے اور نہ "
ہی ٹریٹمنٹ کروانا ہے "غصے سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو
گئی تھی

ٹھیک ہے یہاں باہر سے لیفٹ جا کر روم نمبر 9 میں چلی جاؤ ڈاکٹر "
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
علی کر دینگے میں بات کر لیتا ہوں ان سے " بے نیازی سے کہتے ہوئے
وہ فون پر نمبر ڈائل کرنے لگ گیا تھا اور وہ حیرانی سے اسے دیکھے جا
رہی تھی

"تو مس حریم آپ جا سکتی ہیں روم نمبر 9 میں..... شکریہ "

صاف ظاہر تھا کہ وہ اس پر طنز کر رہا ہے اور غصہ سے اس کی طرف
دیکھ کر وہ اس کے روم سے باہر آگئی تھی

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

ایمر جنسی وارڈ میں وہ انتہائی مصروف تھا بریک ملنے پر جب اس نے
موبائل نکال کر چیک کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ حریم کی
بیس مس کالز آئیں تھی کال بیک کرنے پر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی
جیسے جیسے کال جا رہی تھی اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی آخر تنگ آ
کر اس نے موبائل جیب میں ڈالا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر ہو سپٹل سے
باہر آ گیا تھا



گاڑی گیراج میں پارک کرنے کے بعد وہ تیزی سے گھر کے اندرونی حصے
کی طرف بڑھا تھا اور حریم کے کمرے کی میں چلا گیا تھا

وہ اسے بیڈ پر لیٹی ہوئی ملی تھی

حریم "اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے عاب نے اسے "

پکارا تھا

کسی کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے حریم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں
.....تمہاری کالز آئیں تھی

ہاں کچھ میڈیسن منگوانی تھی بس اسی لیے کالز کی تھیں

" یہ تمہاری طبیعت کو کیا ہوا ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھی "

پریشانی پوچھنے والے کے لہجے سے صاف عیاں تھی

کچھ نہیں بس ہلکا سا بخار ہے " اب وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ "

گئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوا لے کر لیٹی تھی اب کچھ بہتر ہے

تو اس کا مطلب کہ تم ہو اسپتال سے واپسی پر بخار اپنے ساتھ لے کر "

آئی تھی " اب وہ اسے چڑا رہا تھا

ہاںتمہارے روم نمبر 9 کے عظیم ڈاکٹر نے ذرا پرواہ

نہیں کی کہ مجھے کتنا درد ہو رہا ہے اور غصہ میں میں ان کی دی گئی

"پین کلر بھی وہی چھوڑ آئی پھر گھر آ کر درد کی وجہ سے بخار ہو گیا

وہ منہ پھلائے اسے سارا قصہ سنا رہی تھی

اور عارب کو اس کے منہ بنا بنا کر بات کرنے پر ہنسی آ رہی تھی

ہاں.....ہاں.....ہنسو دوسروں کی تکلیف پر تو تم ویسے ہی "

خوش ہوتے ہو "طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ اسے گھور رہی تھی

پتہ ہے آج ہو اسپتال میں ایک سانحہ ہوا ہے ایک لڑکی جو میرے "

وائٹ کوٹ کی بڑی دیوانی تھی ہو اسپتال آئی تھی اور کوٹ پہنے بغیر ہی

چلی گئی "یہ بات اس نے محض اس کا دھیان بٹانے کے لیے کی تھی

تاکہ وہ کچھ نارمل ہو جائے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایک بار

پھر اسے ماضی یاد دلا دیا تھا

کسے کے کہے گئے الفاظ بھی کیا عجیب طاقت رکھتے ہیں کبھی تو آپ کو

پوری دنیا میں معتبر کر دیتے ہیں اور کبھی آپ کو خوابوں کی دنیا سے

نکال کر آپ کی حیثیت یاد دلا دیتے ہیں اور کبھی کبھی تو الفاظ ایسے

زخم دے جاتے ہیں جو بھرتے تو نہیں ہیں لیکن وقت گزرنے کے

ساتھ ساتھ ناسور بن کر تکلیف دیتے ریتے ہیں

تمہیں پتہ ہے جب میری جاب کا پہلا دن تھا اور جب میں اپنے روم میں گئی تو وہاں ٹیبل پر میرا نام اسی طرح سجا ہوا تھا جس کی کئی سال پہلے میں نے خواہش کی تھی اور وہ وائٹ کوٹ اور اس پر لکھا میرا

نام.....

یہ سب میں نے بہت سالوں کی محنت اور انتہائی مشکل سے حاصل کیا تھا لیکن نہ جانے کیوں پھر بھی میرا دل اداس تھا مجھے آج تک اس کیفیت کی سمجھ نہیں آئی کہ آخر کیوں میں اس وائٹ کوٹ کو پہن کر اور ٹیبل پر سب سے اس نام کو دیکھ کر گھنٹوں روتی رہی تھی دل میں کوئی خوشی کوئی جذبہ نہیں تھا پھر مجھے بار آور ہوا کہ میری خواہش اور ارمان تو کب کے مر چکے ہیں یہ تو ایک سراب تھا جس کے پیچھے میں بھاگتی رہی ہوں پھر پتہ نہیں کیوں میں نے خود پر ایک خول چڑھا لیا خود کو بے حس بنا لیا کہ دنیا میں کوئی جیسے یا مرے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..... لیکن اب میں تھک چکی ہوں ان سب

سے.....

میں ہمیشہ خود سے کہتی آئی ہوں کہ میں عام لڑکیوں جیسی نہیں ہوں
مجھے خود کو مضبوط بنانا ہے مجھے سب سے الگ بنانا ہے لیکن مجھے ایسا
محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے کئی سال خود کو غلط فہمی میں مبتلا رکھا
مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں بھی عام لڑکیوں کی طرح ہی ہوں جس کا
دل چاہتا ہے کہ کوئی ہو جو صرف اس سے محبت کرے، میری خوشی
، میں خوش اور غم میں غمگین ہو، کوئی ہو جو میری تکلیف پر تڑپ اٹھے
میرے ناراض ہونے پر وہ گھنٹوں مجھے مناتا رہے جس کی محبت میری
لیے بالکل بچوں کی سی ہو جسے صرف میرا خیال ہو، جو صرف مجھے
سراہے میری تعریف کرے

کوئی ہو جس کی سوچ کا محور صرف میری ذات ہو اور اگر کبھی میں اس
سے کوئی خواہش یا ضد کروں تو اس مان سے کے جواب میں مجھے
صرف ایک ہی جملہ سننے کو ملے گا کہ

"بس اتنی سی بات"

آج وہ اپنے دل کی سب باتیں اس شخص کو بتا رہی تھی جس سے اس

نے کبھی بھی کوئی بات کوئی خواہش نہ بتانے کا عہد کیا تھا آنسو مسلسل
اس کی آنکھوں سے رواں ہو رہے تھے

وہ اس کے قریب ہوا تھا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگا کر اس کے
بال سہلانے لگا تھا اور دوسری طرف حریم کے آنسو اس کی شرٹ کو
بھگو رہے تھے یوں لگتا تھا آج وہ سارے آنسو اس کی آنکھوں سے نکل
جائیں گے جو کبھی وہ صرف یہ کہہ کہ "مجھے مضبوط ہونا ہے حریم
کبھی نہیں روئے گی" روک لیا کرتی تھی

بس اب اور نہیں میں تھک چکی ہوں یہ بے حسی کا خول چڑھا کر اور"
یہ کہہ کر کہ تم جو بھی کرو مجھے فرق نہیں

.....پڑتا

مجھے تمہاری ہر اس بات سے فرق پڑتا ہے جو میرے متعلق نہ ہو کیونکہ
.....محبت کرتی ہوں میں تم سے

ہاں تو کتنی بار معافی مانگ چکا ہوں سو بار کہہ چکا ہوں کہ ماضی کو "
بھولا دو میں مانتا ہوں میں نے جو کیا وہ غلط تھا اس کے لیے جو سزا دو

گی وہ بھی پوری کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن نہیں تمہیں تو میری
"بات سمجھ ہی نہیں آتی ہے"

نہیں..... نہیں یقین کر سکتی تم پر..... تم پھر
ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے پہلے تھے کیا اعتبار پھر چھوڑ کر چلے جاؤ
اچھا نہ یقین کرو..... نہ کرو اعتبار لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا "
ہوں کہ اب سے تمہاری ہر خواہش ہر ضد پر آپ کا یہ خادم یہ جملہ
کہنے کے لیے تیار ہو گا کہ
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
" صرف اتنی سی بات "

اور نجانے کیوں وہ اس کی بات سن کر مسکرا دی تھی اور اس کے
آغوش میں سر چھپائے وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی

oooooooooooooooo

ماضی کی تمام یادوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے انھوں نے دوبارہ سے ایک
نئی زندگی کی شروعات کی تھی حریم نے اس کی سزا یہ رکھی تھی کہ وہ

پہلے اسے پرکھے گی کہ آیا وہ بدلا بھی ہے کہ نہیں پھر سوچے گی کہ

اسے معاف کرنا بھی ہے کہ نہیں اور اپنی ذمہ داریوں میں ذرا سی

کو تاہی برتنے پر اسے ہمیشہ ایک ہی جملہ سننے کو ملتا تھا

یاد رکھیے میں نے آپ کو ابھی معاف نہیں کیا " اور ہر بار کی طرح "

اس کا ایک ہی جواب ہوتا تھا

"جی محترمہ جانتا ہوں"

تو جانتے ہوئے انجان مت بنا کریں آپ کی یہ حرکتیں آپ کی "

ریپوٹیشن خراب کر سکتی ہے اور آپ کو دوبارہ سے یاد دہانی کروا دوں

کہ آپ ابھی تک انڈر ابرویشن ہیں " وہ ہر بار اس پر کسی پولیس آفیسر

کی طرح رعب جھاڑتی تھی

جانتا ہوں معافی نہیں ملی اور پوری زندگی ملنی بھی نہیں ہے " اور بات "

کا اختتام اس کے منہ بناتے ہوئے کہے گئے اس جملے پر ہوتا تھا

oooooooooooooooooooo

آپ کہاں چلے گئے تھے ماما کی جان جانتے ہیں کتنی پریشان ہو گئی تھی
میں.....

شیری کو مین گیٹ سے لان میں آتا دیکھ کر وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس
کے پاس پہنچی تھی اور اسے گلے سے لگا لیا تھا

میں نے پورے گھر میں ڈھونڈ لیا آپ کو اور آپ ہیں کہ باہر سے آ
رہے ہیں "اب وہ مصنوعی غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی

ماما میں اور بابا واک پر گئے تھے اور اب ہمیں ہو اسپتال جانا ہے اس
"لیے آپ پلیز ہمیں جا کر فریش ہونے دیں

اور ٹریک سوٹ میں ملبوس اپنی اس آفت کو دیکھ کر وہ ہنس دی تھی

اوہ تو میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ اب بابا کے ساتھ ہو اسپتال جائے گا

اور یہ ٹریک سوٹ کہاں سے لے لیا آپ نے میں تو حیران ہوں کہ

آپ کے سائز کا مل کیسے گیا

کل بابا اور میں شاپنگ کرنے گئے تھے تو بابا نے لے کر دیا ہے اور "

کہا ہے کہ اگر میں ایکسٹریکٹ اور واک نہیں کروں گا تو سمارٹ کیسے
 رہوں گا اور ویسے بھی لوگ سمارٹ بوائز کو پسند کرتے ہیں میں فارغ
 رہو گا تو موٹا ہو جاؤں گا اور نا ہی پھر آپ جیسی پیاری سی وائف ملے
 "گی مجھے

مسکراتے ہوئے اس کی باتوں کو سنتے وہ اس کی آخری بات پر حیران ہو
 گئی تھی

یہ سب بابا نے کہا ہے آپ سے؟؟ اور اس نے معصومیت سے سر ہلا
 دیا تھا

اب وہ شہیر کے پیچھے کھڑے عارب کو گھور رہی تھی

یہ تربیت دے رہے ہیں آپ..... ایسی باتیں سکھائے گے اب "
 اسے

شیری یاد آپ سے بابا نے کہا بھی تھا کہ کچھ باتیں پرسنل رکھنی ہوتی
 ہیں اور آپ ہیں کہ.....

اس نے حریم کی بات کا جواب دیئے بغیر ناراضگی سے شہیر کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اوپس بابا اب مجھے کیا پتا تھا کہ اس بات کو بھی پرسنل رکھنا ہے"
پریشانی سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا

اندر چلو فوراً اور یہ جو ہو سپٹل جانے کی باتیں ہو رہیں ہیں تو میں آپ
کو بتا دوں "مسٹر شہیر عارب" کہ آپ کی یہ عمر اسکول جانے کی ہے نا
کہ ہو سپٹل

دیکھئے مسز عارب ہمیں ہو سپٹل جانا ہے اور مسٹر شہیر آج وہاں کا"
سروے کریں گے سو پلیز آپ ہمارا ٹائم ویسٹ نہ کریں ویسے بھی آج
ہمیں ٹائم سے کچھ دیر پہلے پہنچنا ہے "عارب نے سنجیدگی سے اپنی بات
مکمل کی تھی

وہ مسکرا دی تھی ویسے بھی وہ آج کل ان کی عجیب و غریب حرکتوں کو
مسکرا کر نظر انداز کر رہی تھی

oooooooooooooooooooo

ماما..... ماما.....

کیا ہے شیری بیٹا کتنی دفع کہا ہے کہ اس طرح اونچی آواز میں بات نہیں کرتے جو بات کرنی ہوتی ہے پاس آ کر کرتے ہیں

سیڑھیوں سے نیچے آتے اب وہ حریم کے پاس پہنچ گیا تھا

مسز عارب پلیرز دو کپ چائے اوپر روم میں بھجوا دیجئے میں اور بابا " بڑی ہیں اور تھکے ہوئے بھی..... مسز عارب کا کہنا ہے کہ پانچ منٹ میں چائے ان کے ٹیبل پر ہونی چاہیے

اٹ

اثر ہو گیا ہے آپ پر بھی..... جانتی ہوں یہ سب کون سکھا رہا ہے..... اور کس کی زبان بول رہے ہو آج کل

ارے شہیر آپ کے پاس تو اپنی زبان ہے آپ کب سے کسی اور کی " زبان بولنے لگے " سیڑھیوں سے اترتے عارب نے حریم کو چڑانے کے

لیے شہیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا

چلو پارٹنر آڈر دے دیا ہے ان کو اب ان سے کہو کہ ہم لان میں

انتظار کر رہے ہیں چائے لے کر فوراً پہنچے

..... مسز عارب چائے لے کر فوراً پہنچے"

میں کوئی مسز عارب نہیں ہوں میں مس حریم ہوں اور تمہاری ماما اب

..... تم کہو ذرا پھر میں تمہیں پوچھتی ہوں شریر

اف ماما میں شیری ہوں شریر نہیں ہوں "اپنے مخصوص انداز میں "

کہتے ہوئے اس نے لان کی طرف دوڑ لگا دی

oooooooooooooooo

"عارب نیچے بھی آ جائیں آپ تو شہیر سے بھی زیادہ ٹائم لگاتے ہیں"

شیری کو ٹائی لگاتے ہوئے وہ مسلسل عارب کو آوازیں دے رہی تھی

ہاتھ میں ٹائی پکڑے وہ سیڑھیاں اترتا آ رہا تھا

یار میری بھی ٹائی باندھ دو "عارب کے کہنے پر حریم نے حیرانی سے "

اس کی طرف دیکھا تھا

اتنے بڑے ہو گئے ہیں آپ اور ابھی تک ٹائی لگانا نہیں آتی آپ کو"
 رعب سے کہتے ہوئے وہ اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی تھی "
 ٹائی تو تم شہیر کی بھی باندھتی ہو تو میری ٹائی باندھنے میں کیا حرج "
 ہے "

.....شیری میرا بیٹا ہے

اور میں نا چیز آپ کا شوہر "اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا"
 وہ تو اللہ نے مجھے اپنی رحمت سے نواز دیا ورنہ تم نے تو میرا بیٹا بیٹا
 ہی کہتی رہنا تھا "سامنے سے آتی تین سالہ حورین کو اپنی طرف آتا دیکھ
 کر اس نے کہا تھا

بابا.....بابا.....اپنی توتلی زبان میں بابا کہتی وہ

اس سے لپٹ گئی تھی

بابا آپ جا رہے تھے "منہ بناتے ہوئے سوال کیا گیا تھا "

ارے بابا اپنی پرنسز سے ملے بغیر کیسے جا سکتے ہیں "اس کو گود میں "
اٹھا کر عارب نے اس کے گال چومتے ہوئے کہا تھا

لو جی بس اب باپ بیٹی کا پیار شروع ہو جانا ہے "مان لو مس حریم"
کہ اب تم جلنے لگی ہو کہ میں تم سے زیادہ حورین سے پیار کرتا ہوں
اہن.....جلے میری جوتی

oooooooooooooooooooooooooooo

شہیر بیٹا ہمیں نکلنا ہے چلو جلدی سے اسکول بیگ لے لو اپنا "عجلت "
میں کہتا ہوا وہ اپنے ہاتھ پر ریسٹ واپچ باندھ رہا تھا

اور ناشتہ ".....حیرانی سے پوچھا گیا تھا"

بھوک نہیں ہے اور ٹائم بھی نہیں فلحال ڈنر پر ملتے ہیں

"اچھا سنو"

کیا ہے؟ گال اور ناک پھلائے وہ اس کے پاس کھڑی تھی

جب جانے لگوں تو دو بول محبت کے ہی بول دیا کرو تمہیں تو شوہر "

"کو رخصت کرنا بھی نہیں آتا ہے

کیونکہ مجھے محبت نہیں ہے شوہر سے اور جہاں محبت نا ہو وہاں محبت"

کے بول کیسے بول دوں "ادائے بے نیازی سے کہتے ہوئے وہ کچن کی
جانب بڑھ گئی تھی

اوہ..... تو محبت ہی نہیں ہے محترمہ کو

اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ گیٹ سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھتے
ہی اس کا فون رنگ کرے گا وہ فون اٹھائے گا میسج پڑھے گا اور اس
میں ہر روز کی طرح محبت کی ایک سطر تحریر ہوگی

"Have a Safe Journey"

اور کوئی سیکنڈ فلور سے اس کی گاڑی کو اس وقت تک دیکھے گا جب
تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتی

ٹھیک 9:00 بجے جب اس کے روم کی ٹیبل پر چائے کا کپ آئے گا
اسے فوراً میسج موصول ہو گا

تمہارا یہ نشہ کب ختم ہو گا " اور وہ بالکل بے نیاز بن جائے گا "
"کون سا نشہ "

روز ٹھیک 7:00 بجے چائے پینے کے بعد بھی اگر 9:00 بجے تمہاری "
"ٹیبیل پر چائے نہ ملے تو تم سے تمام دن کام نہیں ہوتا

کوئی اس کو اس کی ہی عادت کے بارے میں بتا رہا تھا

سنو چائے کے ساتھ کچھ کھا لینا کیونکہ ناشتہ نہ کر کے جانا تو تمہاری "
فطرت میں ہے "روز کی طرح رعب بھرا میسج موصول ہو گا اور وہ
اسے پڑھ کر مسکرا دے گا

رات کو گھر واپس آنے پر وہ ٹی وی لاونج میں اس کا انتظار کرتے ہوئے
ملے گی اور اس کے پوچھنے پر کہ سوئی نہیں ابھی
تک.....

" جواب آئے گا "مجھے نیند نہیں آ رہی تھی

اور جیسے وہ جانتا ہی نہ ہو کہ نیند کے خمار میں ڈوبی یہ آنکھیں صرف

اس کا ہی انتظار کر رہیں تھیں

سنو حریم میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو

اور اس جملے کا اسے ہر بار ایک ہی جواب ملتا تھا

"خوش فہمیاں ہیں جناب کی"

تو طے ہوا کہ تم کبھی اظہار نہیں کرو گی لیکن میں بن کہے ہی تمہارا

اظہار روز سنتا ہوں

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Fisana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..... محبت کا فلسفہ بھی عجیب ہے

کبھی تم نے مجھ سے کہا تھا کہ مر گئی وہ محبت جو کبھی تم سے تھی

لیکن میرا ماننا ہے کہ محبت مرا نہیں کرتی یہ تو وقت کے ساتھ اور بڑھ

جاتی ہے اور شدید سے شدید ہوتی چلی جاتی ہے

..... جیسے تمہیں مجھ سے اور مجھے تم سے

بتاؤ کون کہتا ہے , محبت بس کہانی ہے

محبت تو صحیفہ ہے، محبت آسمانی ہے
 محبت کو خدارا تم، کبھی بھی جھوٹ نہ سمجھو
 محبت معجزہ ہے __ معجزوں کی ترجمانی ہے
 محبت پھول کی خوشبو، محبت رنگ تتلی کا
 محبت پرتوں کی جھیل کا شفاف پانی ہے
 محبت اک ستارہ ہے، وفا کا استعارہ ہے
 محبت سیپ کا موتی، بحر کی بیکرانی ہے
 زمیں والے بتاؤ کس طرح سمجھیں محبت کو
 محبت تو زمیں پر آسمانوں کی نشانی ہے
 محبت روشنی ہے، رنگ ہے، خوشبو ہے، نغمہ ہے
 محبت اڑتا پنچھی ہے، محبت بہتا پانی ہے
 محبت ماؤں کا آنچل، محبت باپ کی شفقت



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Kafila|Sokhs|Ged|Ghazal|Jhilmil|www

محبت ہر جگہ, ہر پل, خدا کا نقش ثانی ہے

محبت بہن کی الفت, محبت بھائی کی چاہت

محبت کھیلتا بچہ ہے اور چڑھتی جوانی ہے

محبت حق کا کلمہ ہے, محبت چاشنی من کی

محبت روح کا مرہم, دلوں کی حکمرانی ہے

محبت تو ازل سے ہے, محبت تا ابد ہوگی

محبت تو ہے آفاقی, زمانی نہ مکانی ہے

فنا ہو جائے گی دنیا, فنا ہو جائیں گے ہم تم

فقط باقی محبت ہے, محبت جاودانی ہے

— ختم شد —

ہم سب جانتے ہیں کہ معاف کرنا آسان نہیں ہوتا اور اس شخص کو تو بالکل بھی نہیں جو آپ کی تکلیف کی وجہ بنتا ہے لیکن کبھی کبھی درگزر

کر دینا ہماری زندگی کو آنے والے غمگین حالات سے نکال کر خوشیوں
کی طرف لے آتا ہے جس طرح حریم عارب کی زندگی میں اب خوشیاں
ہی خوشیاں تھیں



♥ ختم شدہ ♥



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین